

مصنوعی بارآوری: صورتیں اور احکام

(ٹیسٹ ٹیوب بی بی)

از: مفتی محمد اسد اللہ آسامی

معاون مفتی، دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند

آج کل میڈیکل سائنس کی ترقی کے نتیجے میں بہت سے نئے مسائل جنم لے رہے ہیں، نیز علاج کے نام پر بہت سی ایسی شکلیں مارکیٹ میں متعارف کی جا رہی ہیں، جن میں سے بعض تو شرعی اعتبار سے قطعی حرام اور اسلام کے بنیادی اصول سے متصادم ہیں اور ان شکلوں کو طبی کیمپ، اخبارات اور دیگر ذرائع کے توسط سے خوب شہرت دی جا رہی ہے، نتیجتاً بہت سے مسلمان بھی ان کو اپنا رہے ہیں، ان جدید شکلوں میں سے ایک شکل آئی وی ایف (in vitro fertilization=ivf) ہے، اس سے مراد تولید کے مصنوعی ذرائع ہیں۔ آج کل اس کی درج ذیل صورتیں رائج ہیں:

- (۱) نطفہ شوہر کا ہو اور کسی ایسی عورت کا بیضہ لیا جائے، جو اسکی بیوی نہ ہو پھر یہ لقیحہ اس شوہر کی بیوی کے رحم میں رکھا جائے۔
- (۲) نطفہ شوہر کے سوا کسی اور کا ہو اور بیضہ بیوی کا ہو اور اسی کے رحم میں رکھا جائے۔
- (۳) شوہر کا نطفہ اور بیوی کا بیضہ لے کر بیرونی طور پر ان کی تلقیح کی جائے اور پھر یہ لقیحہ دوسری عورت کے رحم میں رکھا جائے، جسے مستعرا رحم کہا جاتا ہے۔
- (۴) کسی اجنبی شخص کے نطفہ اور اجنبی عورت کے بیضے کے درمیان بیرونی طور پر تلقیح کی جائے اور لقیحہ بیوی کے رحم میں رکھا جائے۔
- (۵) شوہر کا نطفہ اور بیوی کا بیضہ لے کر بیرونی طور پر تلقیح کی جائے پھر لقیحہ کو اسی شوہر کی دوسری بیوی کے رحم میں رکھا جائے۔
- (۶) نطفہ شوہر کا اور بیضہ اس کی بیوی کا ہو، ان کی تلقیح بیرونی طور پر کی جائے اور پھر شوہر کی اسی بیوی کے رحم میں رکھا جائے جس کا بیضہ لیا گیا۔
- (۷) شوہر کا نطفہ لے کر اس کی بیوی کے مہبل یا رحم میں کسی مناسب جگہ پر طبی آلے کی مدد سے رکھ دیا جاتا ہے، پھر اسی جگہ بارآوری کی جاتی ہے۔

مذکورہ پانچ شکلوں میں تو اجانب کے مادے کا باہم اختلاط یا اجنبیہ کے رحم سے استفادہ ہوتا ہے، جو حکم زنا ہونے کی وجہ سے قطعاً ناجائز ہے، احکام شرعیہ سے متعلق تھوڑی سی معلومات رکھنے والا شخص بھی ان کے ناجائز ہونے میں کوئی تاثر نہیں کرے گا؛ البتہ آخر الذکر تین شکلوں میں چوں کہ غیر کے مادے سے استفادہ نہیں ہوتا ہے، جس کی وجہ سے کچھ غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں؛ اس لیے زیر نظر تحریر میں ان تینوں شکلوں سے متعلق حکم شرعی بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے؛ تاکہ اہل علم کے لیے غور کرنا آسان ہو۔

شریعت کے اصول اور فقہائے کرام کے کلام کی رو سے یہ شکلیں بھی جواز کے دائرے میں نہیں آتیں؛ بلکہ دیگر پانچ شکلوں کی طرح یہ شکلیں بھی ناجائز اور حرام ہیں۔ ایک تو اس لیے کہ ان طریقوں کو اپنانے میں خاتون کا ستر غلیظ یعنی ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ اجنبی ڈاکڑوں؛ بلکہ بسا اوقات معاونین اور ڈاکڑوں کی ایک ٹیم کے سامنے کھولنا تقریباً لازمی ہے، جب کہ عورت کے لیے ستر کا یہ حصہ نہ مرد کے سامنے کھولنا جائز ہے، نہ عورت کے سامنے۔ اور جو عورتیں ان طریقوں کو اپناتی ہیں ان کو کوئی ایسی جسمانی تکلیف نہیں ہوتی؛ بلکہ یہ تو محض جلب منفعت اور حصول اولاد کے لیے کرتی ہیں، ارتکاب حرام کی گنجائش ضرورت شدیدہ کے وقت ہوتی ہے، نہ کہ محض حصول منفعت کے لیے۔

بعض معاصرین نے تحفۃ الفقہاء ج ۳ ص ۳۴ کی ایک عبارت (۱) سے اس مسئلے پر استدلال کیا ہے، جس میں مولف نے عورت کے ستر غلیظ کو دیکھنے اور چھونے کی اجازت محض ختنہ کے لیے دی ہے، جب کہ عورت کا ختنہ نہ تو سنت ہے اور نہ ہی واجب؛ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں؛ اس لیے کہ تحفۃ الفقہاء کی محمولہ عبارت کو دیگر فقہاء نے نہیں لیا ہے؛ بلکہ بدائع الصنائع جو درحقیقت تحفۃ الفقہاء کی شرح ہے، اس میں اگرچہ اس عبارت کے پیش تر حصے کو لے لیا؛ لیکن اس جزئیہ (یعنی ختنہ کے لیے عورت کے ستر کو دیکھنا اور چھونا) کو نہیں لیا۔ (ملاحظہ فرمائیں، بدائع الصنائع ج ۴ ص ۶۹۹، ط: زکریا، دیوبند) (۲)

مزید یہ کہ جزئیہ مذکورہ علماء کے نزدیک مفتی بہ ہے بھی نہیں؛ اس لیے کہ فقہائے کرام نے صراحت کی ہے کہ اگر کوئی مسلمان بچہ بالغ ہو جائے اور کسی وجہ سے ختنہ نہ ہو سکا، تو بالغ ہونے کے بعد اس کا ختنہ نہ کرایا جائے اور اس کی وجہ یہ لکھی کہ ختنہ سنت ہے، جب کہ ستر چھپانا فرض ہے یعنی تحصیل سنت کے لیے ترک فرض کا ارتکاب نہیں کیا جائے گا، چنانچہ مجموعہ فتاویٰ میں ذخیرہ کے حوالے سے منقول ہے: فی الذخیرة أَنَّ الْمُسْلِمَ يُخْتَنُ مَا لَمْ يَبْلُغْ فَإِذَا بَلَغَ لَمْ يُخْتَنُ، لِأَنَّ

سَتْرُ عَوْرَةِ الْبَالِغِ فَرَضٌ وَالْخِتَانُ سُنَّةٌ فَلَا يُتْرَكُ الْفَرْضُ لِسُنَّةٍ وَالْكَافِرُ إِذَا أَسْلَمَ يُحْتَنُ بِإِلْتِفَاقٍ لِمُخَالَفَتِهِ دِينَ الْإِسْلَامِ وَهُوَ بَالِغٌ. (ج ۳ ص ۹۶ بحوالہ فتاویٰ رحیمیہ ج ۱۰ ص ۱۳۴ کتاب الخطر والاباحۃ، ط: دارالاشاعت) تو جب مردوں کا ختنہ جسے تقریباً ضروری اور شعائر اسلام سمجھا جاتا ہے۔ وہاں اس کی اجازت نہیں دی گئی تو عورت کا ختنہ جو سنت بھی نہیں، اس کے لیے کیسے اجازت دی جاسکتی ہے؟

عدم جواز کی دوسری بڑی وجہ اختلاطِ نسب (جس کی شریعت نے بہت تاکید کی ہے) کا اندیشہ ہے؛ اس لیے کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی سے متعلق جانکاری رکھنے والوں کی تحریریں پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس عمل کو انجام دینے والے ڈاکٹرس، عورت کا بیضہ المنی اور مردوں کی منی لے کر باہم ملانے کے بعد ایک ٹیوب میں آبیاری کرتے ہیں، جس کی مدت کم و بیش دو یا چار دن ہے؛ پھر عورت کے رحم میں مناسب جگہ پر اس کو پیوست کرتے ہیں اور یہ کام انتہائی مشکل ہوتا ہے، اس لیے کہ لقیحہ (آمیڑہ) رحم میں بہ آسانی چپکتا نہیں ہے؛ بلکہ بسا اوقات کئی کئی بار یہ کوشش ڈاکٹروں کو کرنی پڑتی ہیں؛ اس لیے عموماً ڈاکٹروں کا طرزِ عمل یہ ہے کہ وہ عورت سے حاصل کردہ بیضہ المنی (جو بے شمار جراثیم پر مشتمل ہوتا ہے) کی مختلف ٹیوب میں آبیاری کرتے ہیں۔

اب اس بات کی ضمانت کون دے گا کہ اگر یہ آمیزے بیج جائیں تو ڈاکٹر انھیں ضائع کر دیں گے؟ جب کہ مخصوص آلے کے ذریعے عورت کا بیضہ المنی لینا پھر مرد کی منی کے ساتھ اس کا لقیحہ تیار کرنا انتہائی مشکل مرحلہ ہوتا ہے؛ چنانچہ مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی (عدد: ۲ ص ۱۸۶ وغیرہ) میں اس سے متعلق کافی تفصیلات (۳) مذکور ہیں۔

نیز ٹیسٹ ٹیوب بے بی (ivf) کا طریقہ ایجاد ہونے کے بعد ہسپتالوں میں باقاعدہ منی بینک کا انتظام ہونے لگا ہے، جس میں مختلف صلاحیتوں کے حامل مردوں (مثلاً فنکار، کھلاڑی، سیاستداں، کالا، گورا) کی نیاں محفوظ رکھی جاتی ہیں اور حسب ضرورت عورتیں ان مینیوں سے حاملہ ہوتی ہیں؛ بلکہ آج کل بہت سی کمپنیاں وجود میں آچکی ہیں، جو طبی مراکز اور ہسپتالوں کے لیے نیاں، کرائے کی مائیں وغیرہ فراہم کرتی ہیں اور جن ہسپتالوں میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی سہولیات فراہم ہوتی ہیں، وہاں منی بینک نیز کرائے کی کوکھ کا بھی ضرور انتظام ہوتا ہے، ابتدا تو ان چیزوں کی یورپ امریکا سے ہوئی؛ لیکن اب ہر جگہ یہاں تک کہ سہارن پور، مظفرنگر جیسی جگہوں میں بھی یہ چیزیں پھیل چکی ہیں، تو کیا یہ ساری چیزیں انسانیت اور نسب انسانی کے ساتھ سراسر مذاق نہیں ہے؟ تو ان دین بے زار؛ بلکہ اسلامی اصول کو بالکل نظر انداز کرنے والوں سے کیا یہ

توقع کی جاسکتی ہے، کہ مرد سے حاصل کردہ منی کو اس کی بیوی ہی کے رحم میں ڈالیں گے؟ یا اس سے بچے ہوئے حصے کو ضائع کر دیں گے؟

نیز ان بے دین؛ بلکہ نسل انسانی کو مذاق بنانے والے ڈاکٹروں سے کیا یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ منشأ شریعت (اختلاط نسب سے بچانا) کے مطابق یہ امور انجام دیں گے؟ ہرگز نہیں؛ اس لیے کسی مسلمان کے لیے جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے، ہرگز جائز نہیں کہ اس طریقہ تولید کو اپنائے، اگرچہ خاتون ڈاکٹر ہی سارا کام انجام دے، ہاں اگر شوہر خود اس لائن کا تجربہ رکھتا ہو اور وہ دیانت داری کے ساتھ اس کام کو انجام دے تو شرعاً اس کی گنجائش ہوگی۔ اکابر باب افتاء میں سے حضرت مفتی نظام الدین صاحب نے منتخبات نظام الفتاویٰ (ج ۱ ص ۳۳۹) حضرت مفتی رشید احمد صاحب نے احسن الفتاویٰ (ج ۸ ص ۲۱۲، ط: دارالاشاعت) اور حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب لاچپوری نے فتاویٰ رحیمیہ (ج ۵ ص ۴۸۴، کتاب الحظر والاباحۃ ط: مکتبہ الاحسان) میں عدم جواز کا ہی فتویٰ دیا ہے، دارالعلوم دیوبند نے بھی حال ہی میں اس طریقہ تولید سے متعلق عدم جواز کا فتویٰ جاری کیا۔ (سوال ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶،

توجیح بات یہ ہے کہ بچے کا نسب اس خاتون سے ثابت ہوگا جس کے بطن سے وہ پیدا ہوا ہے، جس نے حمل وضع حمل کی مشقت برداشت کی، قرآن کریم میں ہے **إِنَّ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا الْأُنثَىٰ وَلَدْنَهُمْ** (الجملة: ۲) ترجمہ: ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جنھوں نے ان کو جنا ہے۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے ماں انھیں قرار دیا ہے، جنھوں نے بچوں کو جنا اور حصر کے ذریعے غیر سے ماں ہونے کی نفی کی ہے۔ نیز دوسری آیت میں ہے **يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ** (الزمر، الآیة ۶) یہاں پر بھی موضع تخلیق ماؤں کے بطون کو بنایا، اس سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مائیں وہ ہوں گی جن کے بطن میں بچہ کی تخلیق ہوئی ہے، نیز آیت کریمہ **حَمَلْتُهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعْتُهُ كُرْهًا** سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔



(۱) وَلَا يُبَاحُ الْمَسُّ وَالنَّظَرُ إِلَى مَا بَيْنَ السَّرَّةِ وَالرَّكْبَةِ إِلَّا فِي حَالَةِ الضَّرُورَةِ بِأَنَّ كَانَتِ الْمَرْأَةُ حَتَانَةً تَحْتَنُ النِّسَاءِ أَوْ كَانَتِ تَنْظُرُ إِلَى الْفَرْجِ لِمَعْرِفَةِ الْبِكَارَةِ أَوْ كَانَتْ فِي مَوْضِعِ الْعَوْرَةِ قَرَحٍ أَوْ جَرَحٍ يَحْتَاجُ إِلَى التَّدَاوِي وَإِنْ كَانَتْ لَا يَعْرِفُ ذَلِكَ إِلَّا الرَّجُلُ يَكْشِفُ ذَلِكَ الْخ (تحفة الفقهاء ج ۳ ص ۳۴ کتاب الاستحسان. الناشر: دارالکتب العلمیة، بیروت۔ لبنان)

(۲) ولا يجوز لها أن تنظر ما بين سرتها إلى الركبة إلا عند الضرورة بأن كانت قابلة فلا بأس لها أن تنظر إلى الفرج عند الولادة. وكذا لا بأس أن تنظر إليه لمعرفة البكارة في امرأة العنين والحجارية المشتركة على شرط البكارة إذا احتصما وكذا إذا كان بها جرح أو قرح في موضع لا يحل للرجال النظر إليه فلا بأس أن تدوايها إذا علمت المداواة فإن لم تعلم تتعلم ثم تدوايها فإن لم توجد امرأة تعلم المداواة ولا امرأة تتعلم وخيف عليها الهلاك أو بلاء أو وجع لا تحتمله يدوايها الرجل لكن لا يكشف منها إلا موضع الجرح ويغض بصره ما استطاع (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ج ۴ ص ۶۹۹ ط: زكريا)

(۳) على كل حال نكاح الاستبضاع الآن أخذ شكلا جديدا... يجمع المني من العباقرة والأذكياء والأقوياء ويكتب على كل قارورة مني اسم مانحها وتحفظ في بنوك المني... وتقدم كالتوجات للنساء وللأسر.. هل تريدون مني الرجل العبقري فلان؟ إنه حصل على جائزة نوبل في الآداب؟ أم تريدون مني الرجل القوي الجبار فلان فقد كان قائدا عسكريا بارعا، أم أن المكتشف والمخترع فلان هو الذي يناسبكم؟ أتريدون ولدا أبيض أم أسمر إلى آخر قائمة الطلبات... تكونت في الولايات المتحدة وبعض دول أوروبا شركات تجارية لبيع الأرحام المستعارة يتراوح ثمن الرحم المستأجرة ما بين خمسة آلاف وعشرة آلاف دولار....

(مجلة مجمع الفقه الإسلامي التابع لمنظمة المؤتمر الإسلامي بجدة وهد تصدر عن منظمة المؤتمر الإسلامي بجدة، العدد الثاني ص ۱۸۶)

